# متقی اور جنتی بندوں کے چند اخلاق اوصاف

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَمَرَنَا بِالْعِفَّةِ، وجعلَها سَبِيلًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، رَضِينَا بِهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَنَبِيُّهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: **(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ)**[١].

**رفیقانِ ملتِ ایمانیہ! میرے عزیز بھائیو!** نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ کا فرمان ہے: **«أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ -وَمِنْهُمْ- وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ»**[٢]. جنتی بندے تین قسم کے ہوتے ہیں -اور اُنہیں میں- پاکدامن اور پاکباز بندہ بھی ہے۔ یقیناً عِفَّت و پاکدامنی رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے یہ جنت تک پہونچنے کا راستہ ہے کیونکہ عِفَّت کا مطلب ہے اپنے نفس کو معصیت اور بے جا خواہشات سے روکنا اور اس کو ایسی چیزوں سے دور رکھنا جو اس کیلئے حلال نہیں ہے اللہ سبحانہ وتعالی نے اس کا اجر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے: **(وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى* فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى)**[٣]، جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا ہوگا اور اس نے نفس کو (حرام) خواہش سے روکا ہوگا سو جنت اسکا ٹھکانہ ہوگا،

---

(١) الحشر: ١٨.
(٢) مسلم: ٢٨٦٥.
(٣) النازعات: ٤٠-٤١.

عِفَّت وپاکبازی کی عظمت واہمیت کی بنا پر رسول رحمت ﷺ باری تعالیٰ سے اس کا سؤال کرتے اور اس طرح دعا کرتے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى»[١]. یا اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اوراستغناء وبے نیازی کا سؤال کرتا ہوں، ہمارے نبی محمد عربی علیہ الصلاۃ والسلام نے ہمیں عِفَّت وپاکبازی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور اس پر لوگوں کو برانگیختہ کیا ہے چنانچہ جب شاہ روم ہِرَقْل نے ابوسفیان سے نبی رحمت ﷺ کے بارے میں دریافت کیا تھا کہ وہ لوگوں کو کن باتوں کا حکم دیتے ہیں؟ تو ابوسفیان نے اس کو اس طرح جواب دیا تھا، وہ ہمیں نماز کا سچ بولنے کا عِفَّت وپاکدامنی کا اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں[٢]

اچھے اخلاق واوصاف اور عِفَّت وپاکدامنی کا اہتمام کرنے والو! بلاشبہ عِفَّت وپاکدامنی ایک دینی فریضہ، ایک اخلاقی خوبی، ایک معاشرتی بھلائی اور ایک مہذب برتاؤ ہے اس کی بدولت لوگوں کی عزتیں محفوظ رہتی ہیں اور سماج میں تہذیب وشرافت قائم رہتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ مؤمن بندہ دوسروں کی عزت وآبرو کا لحاظ رکھے اپنی زبان اور اپنی خواہشات پر قابو رکھے اور اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا رہے، عِفَّت وپاکبازی کی ایک اہم صورت آدمی کا لوگوں کے مال سے دور رہنا ہے اور اس میں بے جا تصرف کرنے سے بچنا ہے پس وہ کسی کے مال ومنال پر نگاہ نہ رکھے اور ایسی چیزوں کی طرف تاک جھانک نہ کرے جس کا اسے حق نہیں ہے رحمت کونین ﷺ کا ارشاد ہے: «وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ»[٣]، اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے پاکدامنی کا سؤال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پاکدامن بنادیتا

---

(١) مسلم: ٢٧٢١.
(٢) متفق عليه.
(٣) متفق عليه.

ہے اور جو استغناء کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے مستغنی کردیتا ہے اور لوگوں سے بے نیاز کردیتا ہے، اللہ ربُّ العزت نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کی تعریف فرمائی ہے کیونکہ وہ حضرات اپنی عزت نفس کی حفاظت کرتے تھے اور حاجت کے باوجود لوگوں سے کوئی سوال نہیں کرتے تھے اسی بناء پر بہت سے لوگ انہیں مالدار سمجھتے تھے چنانچہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: (يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ)[١]. ان لوگوں کے سوال سے بچنے کے سبب ناواقف آدمی انہیں مالدار سمجھتا ہے، پاکبازی کی ایک صورت لوگوں کے حقوق ادا کرنا ہے اور امانتیں ان کے مالکوں کو واپس کردینا ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: «أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيكَ؛ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا: حِفْظُ أَمَانَةٍ، وَصِدْقُ حَدِيثٍ، وَحُسْنُ خَلِيقَةٍ، وَعِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ»[٢]. چار خوبیاں جب تم میں موجود ہوں تو اگر دنیا سے کچھ چھوٹ جائے اور وہ تم کو نہ مل سکے تو تمہیں اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے وہ چار خوبیاں یہ ہیں، امانت داری، صداقت وسچائی، حسن اخلاق، اور حلال کھانا پینا۔ یعنی حلال روزی کی تلاش وجستجو [٣]. یا اللہ! تمام احوال و معاملات میں ہم کو عِفَّت وپاکدامنی سے آراستہ کردے نیز ہم سب کو اپنی اور اپنے نبی محمد ﷺ کی اطاعت کی توفیق عطا فرمادے اور ان لوگوں کی اطاعت کی بھی توفیق دیدے، جن کی اطاعت کا تو نے حکم دیا ہے

(سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ* وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ* وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ).

---

(١) البقرة: ٢٧٣.
(٢) مسند أحمد: ٦٨١٢.
(٣) مرقاة المفاتيح للقاري (٣١١/٩).

## الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحِيمِ ذِي الرَّأْفَةِ، حَثَّنَا عَلَى التُّقَى وَالْعِفَّةِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَالتَّابِعِينَ.

حضراتِ گرامی ! میرے مؤمن بھائیو! ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلادیں جو مجھے جنت تک پہونچادے تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «كُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنَ الْخَيْرِ»(١). اپنی زبان بند رکھو، اچھی بات کے علاوہ کچھ نہ بولو۔ پس جو مؤمن بندہ جنت کی تمنا رکھتا ہے وہ اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے وہ فقط پاکیزہ گفتگو کرتا ہے اور صرف بھلی بات کرتا ہے، وہ ایسے الفاظ بولنے سے بچتا ہے جو عِفّت وحیاء کو مجروح ومتاثر کردیتے ہیں اسی طرح وہ غلط طریقے سے لوگوں کا تذکرہ نہیں کرتا اور کسی پر بے جا الزام تراشی سے بچتا ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: «الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ»(٢). مسلمان تو وہ ہے جسکی زبان درازیوں اور دست درازیوں سے لوگ محفوظ رہیں، پس ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی اچھی تربیت کریں، ان کو عبادت و اطاعت کی ترغیب دیں اور عِفّت و پاک دامنی حسنِ اخلاق اچھی عادات اور پاکیزہ روایات کا ان کو عادی بنائیں ** هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

---

(١) أحمد : ١٩١٥٦، البخاري في الأدب المفرد: ٦٩، وصحيح ابن حبان: ٣٧٤.

(٢) متفق عليه واللفظ للنسائي: ٤٩٩٥.

اللَّهُمَّ أَكْرِمْنَا بِالتَّقْوى، وَجَمِّلْنَا بِالْأَخْلَاقِ، وَاحْفَظْ أَوْلَادَنَا وَشَبَابَنَا، وَآتِ نُفُوسَنَا تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

**اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايِد وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.**

**اللَّهُمَّ أَدِمْ على دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، والرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ.**

**اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيخ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِك فَسِيحَ جَنَّاتِك. وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِك وَغُفْرَانِك.**

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ.

**عِبَادَ اللَّهِ:** اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.